Department of Islamic Studies.   Date: 04/06/2021   Time: 2:00 to 3:00

M.A.Islamic Studies, Semester-1   Paper-MIS 106

Topic : Ignaz Goldziher and his works.

Dr. Mohd Akram Raza

گولڈزیہر اور اس کے کارنامے

اگناس گولڈزیہر Ignaz Goldziher(1921.1850) ہنگرین یہودی مستشرق ہے۔یورپ میں نولڈیکے کی طرح اسے بھی جدید علوم اسلامیہ کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔نولڈیکے جس طرح قرآنیات میں مستشرقین کا امام ہے تو بالکل اسی طرح گولڈزیہر کو علوم حدیث میں مستشرقین کی پیشوائی کا مقام حاصل ہے۔گولڈزیہر ہی وہ پہلا مستشرق ہے جس نے حدیث پر باقاعدہ نقد کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر جامع، منظم اور محققانہ انداز میں پیش کیا۔

گولڈزیہر نے اپنی تعلیم Berlin,Leipzig, Budapest اور Leiden کی یونیورسٹیوں سے حاصل کی۔ ۱۸۷۳ء میں اسے ہنگری حکومت نے شام، فلسطین، اور مصر کے دورہ پر بھیجا تاکہ وہ مسلمان علماء سے استفادہ حاصل کر سکے۔

مصر مین قیام کے دوران اس نے جامعہ ازہر کے علماء سے استفادہ حاصل کیا۔ مصر مین قیام کے دوران وہ اسلام سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور اس کے بقول وہ دل سے مسلمان ہو گیا تھا۔اگرچہ زبان سے اس نے اسلام کا اقرار نہیں کیا تھا۔

اس نے جمعہ کی ایک نماز میں شرکت کے دوران اپنے سجدے کی کیفیت کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے ایسی ایمانی حلاوت پھر کبھی نصیب نہیں ہوئی۔گولڈزیہر نے ایک کتاب Muhammedanische Studien (Muslim Studies)کے نام سے مرتب کی۔جو دو جلدوں میں ۱۸۸۹ءاور ۱۸۹۰ء

میں شائع ہوئی جس میں اس نے حدیث کے بارے میں 'وضع حدیث' کا نقطہ نظر پیش کیا۔

گولڈزیہر کا کہنا یہ ہے کہ اپنے ذاتی مسائل یا مفادات کی خاطر احادیث گڑھنے کا عمل پیغمبر اسلام ﷺ صحابہ کرام ہی کے زمانے سے شروع ہو گیا تھا۔ گولڈزیہر کا کہنا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ نے بالعموم اور معاویہ بن ابی سفیان، مغیرہ بن شعبہ، عبداللہ بن مسعود اور ابوہریرہؓ نے بالخصوص احادیث گڑھی ہیں۔ اس کا خیال ہے کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ اور ان کے گورنر مغیرہ بن ابی شعبہؓ سے سرکاری سرپرستی میں احادیث گڑھنے کا رواج اس وقت عام ہوا جب انہوں نے اپنے منبر سے حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنے اور حضرت عثمانؓ کی مدح وثناء کی سرکاری مہم چلائی۔

گولڈزیہر کے بقول بنوامیہ کے عہد میں احادیث گڑنے کے عمل میں اضافہ ہوا۔اور یہ کام علماء نے کیا، اس کے بقول معاشرے نے جب حکمرانوں کے ظلم وستم کو دیکھا تو علماء نے ان ظالم حکمرانوں کے خلاف احادیث گڑیں، مثلاوہ روایات جو ان کے خلاف خروج یا ان سے جہاد کو بیان کر تی ہے۔